75636-قریبی رشتہ دار کے خاوند کو بیکری میں نظام صحت کی مخالفت کرنے پر جرمانہ کرنے کا حکم

سوال

میں ہر قسم کی اقتصادی مخالفات کی روک تھام کے ادارہ میں کام کرتی ہوں ایک بار ایسا ہوا کہ میں نے ایک بیکری سے روٹی خریدی تو اس میں سے چوہے کی مینگنیاں نکلیں، میں نے قسم اٹھائی کہ اس بیکری کے مالک کا پیچھا کرونگی کیونکہ اس نے صفائی کا خیال نہیں رکھا اور اس میں کوتاہی سے کام لیا ہے، جیسا کہ مجھے یہ بھی علم تھا کہ چوہے گندگی نجس ہے.

جب تحقیق کی تو علم ہوا کہ یہ بیکری ایک ایسے شخص کی ملکیت ہے جو میرے رشتہ داروں سے مربوط ہے، اس مناسبت سے میں یہ معلوم کرنا چاہتی ہوں کہ آیا یہ صلہ رحمی شمار ہوتی ہے یا نہیں، اس لیے کہ اس شخص کی بیوی چچا کی بیٹی یعنی میرے دادا کی پوتی ہے ؟

یہ دیکھتے ہوئے کہ روٹی میں گندگی کا پایا جانا پہلی بار نہیں ہے، میں نے اس کے لیے ضروری کاروائی کی اور اس بیکری کا معائنہ کرتے وقت کئی قسم کی مخالفت کرتے ہوئے پایا گیا، اور طبعی طور پر میرے خاندان کی جانب سے حتی کہ میرے گھر کے بعض افراد نے بھی اس کا الزام مجھ پر لگانا شروع کر دیا کہ اس کا باعث میں ہوں.

میں یہ جاننا چاہتی ہوں کہ آیا میں اللہ تعالی کے ہاں گنہگار ہوں ؟

پسندیدہ جواب

اول :

جن افراد کے ساتھ اللہ تعالی نے صلہ
رحمی کرنے کا حکم دیا ہے وہ ماں اور باپ کی جانب سے رشتہ دار اور عزیز و اقارب ہیں،
جن میں چچے اور ان کی اولاد بھی شامل ہوتی ہے، تو اس طرح آپ کے چچا کی بیٹی کی بیٹی
آپ کے اقربا اور رشتہ داروں میں شامل ہوتی ہے.

شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ
کہتے ہیں :

"ارحام وہ اقربا اور رشتہ دار افراد
ہیں جو آپ کی ماں اور باپ کی طرف سے ہوں، اور سورۃ الانفال اور احزاب کی درج ذیل
آیت میں بھی یہی مراد ہیں :

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

{اور رشتہ دار کتاب اللہ کی رو سے
بہ نسبت دوسرے مومنوں کے اور مہاجروں کے آپس میں دیادہ حقدار ہیں}.

اوران میں زیادہ قریبی باپ دادااور
ان کی اولاد، اورماں نانی اوران کی اولادہیں، چاہے جتنی بھی نسل نیچی ہو، پھر سب
سے قریبی بھائی اوران کی اولاد، اور چچے اوران کی اولاد، اور پھوپھیاں اوران کی
اولاد، اورماموں اوران کی اولادہیں.

صحیح حدیث میں ثابت ہے کہ جب نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک سائل نے دریافت کیا کہ :

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ
وسلم میرے لیے صلہ رحمی کا سب سے زیادہ حقدار کون شخص ہے ؟

تورسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا :

"تیری والدہ.

اس شخص نے عرض کیا : پھر کون ؟

تورسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا :

"تیری والدہ"

اس شخص نے عرض کیا : پھر کون ؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا :

"تیرا والد، پھر سب سے زیادہ قریبی
"

اسے امام مسلم رحمہ اللہ نے صحیح
مسلم میں نقل کیا ہے، اوراس سلسلہ میں احادیث بہت ساری ہیں" انتہی.

دیکھیں : فتاوی اسلامیۃ (195/4).

دوم :

اللہ سبحانہ وتعالی نے امانت کی
ادائیگی مسلمانوں پر واجب کی ہے اور گواہی کو بھی انصاف کے ساتھ ادا کرنا لازم کیا
ہے چاہے وہ گواہی اپنے ہی خلاف ہو یا پھر اپنے رشتہ داروں کے خلاف.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

**{اے ایمان والو تم اللہ کے لیے عدل
وانصاف کے ساتھ سچی گواہی دینے والے بن جاؤ چاہے وہ تمہاری اپنی جانوں کے خلاف ہی
ہو، یا والدین اور رشتہ داروں کے خلاف ہو، اگر وہ مالدار ہو یا فقیر تو دونوں کے
ساتھ اللہ تعالی کو زیادہ تعلق ہے، اس لیے تم خواہش کے پیچھے پڑ کر انصاف کو نہ
چھوڑ دینا، اور اگر تم کج بیانی یا پہلوتہی کی تو یہ جان لو کہ جو تم کر رہے ہو
اللہ تعالی اس سے خبردار ہے}** النساء (135).

آپ کی قریبی رشتہ دار خاتون کے خاوند
نے روٹی کو صفائی سے تیار کرنے میں کوتاہی کر کے غلط کام کیا ہے، اس لیے اس کی بیوی
کا آپ کی رشتہ دار خاتون ہونا آپ کی ڈیوٹی کو عدل وانصاف کے ساتھ ادا کرنے میں
حائل نہیں ہونا چاہیے، کیونکہ یہ امانت ہے، اور لوگوں پر بھی شفقت اور رحم ہے، اور
اس شخص کے لیے بھی آپ کی مہربانی اور رحم ہے تا کہ اس کی جانب سے لوگوں پر زیادتی
اور ظلم نہ ہو، اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ظالم کا ہاتھ پکڑ کر
اسے ظلم سے روک کر ظالم کی مدد کرنے کا حکم دیا ہے.

انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے
ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"تم اپنے بھائی کی مدد کرو چاہے وہ
ظالم ہو یا مظلوم.

تو ایک شخص نے عرض کیا :

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ
وسلم اگروہ مظلوم ہے تو میں اس کی مدد و نصرت کرونگا، آپ یہ بتائیں کہ اگروہ ظالم
ہے توپھر میں اس کی مدد و نصرت کس طرح کروں ؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا :

تم اسے ظلم سے روکو تو یہ تمہاری اس
سے مدد و نصرت ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (6552).

اس بیکری کے مالک نے جو عمل کیا ہے
وہ ایک غلط اور برا کام تھا جس شخص میں بھی طاقت ہے اس کے لیے اسے روکنا لازم ہے،
اور اس لیے کہ آپ اس مقام پر ہیں کہ آپ اسے ہاتھ سے اس کام سے روک سکتی ہیں لہذا
ایسا کرنا آپ کے لیے واجب اور ضروری ہے.

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان
کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"تم میں سے جو شخص بھی کوئی برائی
دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے روکنا چاہیے، اور اگر اس میں طاقت نہ ہو تو پھر وہ اسے
اپنی زبان سے روکے، اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو پھر وہ اپنے دل سے ہی منع کرے
اور یہ کمزور ترین ایمان ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (49).

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"آپ یہ جان لیں کہ یہ باب میری مراد
یہ ہے کہ نیکی کا حکم دیا اور برائی سے منع کرنے کا کام عرصہ دراز سے اکثر لوگوں نے
ترک کر رکھا ہے اور اس دور میں بہت ہی کم لوگ ایسے ہیں جو اس پر توجہ دیتے ہیں، یہ
بہت ہی عظیم راستہ اور کام ہے، اسی سے ہی حکم اور حکم دینے والے سیدھے رہتے ہیں.

اور جب برائی اور گندگی زیادہ ہو
جائے تو پھر ہر نیک و بد اس کی سزا میں آجاتا ہے، اور اگر ظالم کا ہاتھ نہ پکڑا
جائے تو خدشہ ہے کہ اللہ تعالی ان سب پر اپنا عذاب نازل نہ کردے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

**{ان لوگوں کو ڈرنا چاہیے جو اس کے
حکم کی مخالفت کرتے ہوئے اس بجانہیں لاتے کہ کہیں انہیں کوئی فتنہ یا آزمائش سے
دوچار نہ کردیا جائے یا پھر انہیں دردناک قسم کا عذاب نہ پہنچ جائے}.**

اس آخرت کے متلاشی شخص کو چاہیے کہ
وہ اللہ تعالی کی رضا و خوشنودی کرنے کے لیے اس کام کو سرانجام دے اور اس کا خیال
رکھے، کیونکہ اس کا نفع اور فائدہ بہت عظیم ہے، خاص کر جب اس کا زیادہ حصہ ختم کیا
جاچکا ہے، اور اس میں نیت خالص کی جائے، اور اپنے مقام و مرتبہ کی وجہ سے برائی سے
روکنے والے کو ہیچ نہ سمجھے، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

**{اور جو اللہ کے دین کی مدد کرتا ہے
اللہ تعالی اس کی مدد کرتا ہے}.**

اور ایک مقام پر اللہ سبحانہ وتعالی
کا فرمان ہے :

**{اور جو کوئی بھی اللہ تعالی کے دین
کو مظبوطی سے تھام لے تو بلاشبہ اسے صراط مستقیم دکھا دی گئی}.**

اور ایک مقام پر ارشاد باری تعالی
ہے :

**{جن لوگوں نے ہمارے دین کی راہ میں
جدوجہد کی تو ہم انہیں اپنے راہیں دکھا دیتے ہیں}.**

اور ایک مقام پر اس طرح فرمایا :

**{کیا لوگوں نے یہ گمان کرلیا ہے کہ
وہ یہ کہیں کہ ہم ایمان لے آئیں ہیں تو انہیں چھوڑ دیا جائیگا، اور انہیں کوئی**

آزمائش نہیں آئیگی، یقینا ہم نے ان سے پہلے لوگوں کو بھی آزمایا تھا، تاکہ اللہ تعالی ان لوگوں کو جان لے جو سچے ہیں، اوران کو بھی جان لے جو جھوٹے ہیں }.

اور آپ کے علم میں رہے کہ اجرو ثواب
تو اسی حساب سے حاصل ہوتا ہے جس قدر تکلیف اور آزمائش ہو، اور اسے دوستی و محبت اور مداہنت وستی اور اس کے ہاں مقام و مرتبہ کے حصول کے لیے اسے ترک نہیں کیا جاتا،
کیونکہ اس سے دوستی و محبت حرمت اور حق واجب کرتی ہے، اور اس کے حق میں یہ شامل ہے کہ اسے نصیحت کرے، اور اسے اس کی آخرت کی مصلحت اور اچھائی کی راہنمائی کرے، اور اس کے نقصانات سے بچائے.

اور انسان کا دوست اور محب وہ ہے جو
اس کی آخرت بنانے اور سنوارنے کی کوشش کرے، چاہے ایسا کرنے میں اس کی دنیا کا نقصان ہی کیوں نہ ہوتا ہو.

اور اس کا دشمن وہ ہے جو اس کی آخرت
کو خراب کرنے یا اس میں نقص پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہو، چاہے اس کے سبب سے اسے دنیا کا کسی صورت نفع و فائدہ ہی حاصل ہوجائے" انتہی.

دیکھیں: شرح مسلم (24/2).

امام نووی رحمہ اللہ کی مندرجہ بالا
کلام بہت سے نفیس اور عمدہ ہے جس میں وہ سب کچھ جمع کردیا گیا ہے جو ہم کہنا چاہتے اور جس کی ہم وضاحت کرنا چاہتے تھے.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ
کی قریبی رشتہ دار خاتون کے خاوند کو ہدایت نصیب فرمائے، اور اس کی حالت درست فرمائے، اور آپ ان لوگوں کی طرف توجہ مت دیں جو یہ کہتے پھرتے ہیں کہ آپ نے اسے جرمانہ کرکے غلط کام اور اس کی مخالفت کی ہے، بلکہ یہ عدل و انصاف کا حکم اور فیصلہ ہے، اور اس کے ساتھ رحمدلی ہے، اس شخص کے برخلاف جو آپ کے اس فعل کی مخالفت کرکے اس کے لیے آخرت کا گناہ و سزا چاہتا ہے.

واللہ اعلم.